عدالت عظمیٰ رپوٹس 2002 ایس یو پی پی 2 ایس سی آر

اربن امپروومنٹ ٹرسٹ، ادے پور
بنام۔
بھیرو لال اور دیگران

20 ستمبر 2002

ایم بی شاہ اور ڈی ایم دھرمادھیکاری، جسٹسز۔

حصول اراضی کا قانون، 1894 - دفعات (1) 4 اور (1) 6 - دفعہ (1) 6 کے تحت اعلامیہ - حد میعاد - دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت سے ایک سال کے اندر کیا گیا اعلامیہ - اس کی اشاعت ایک سال سے آگے - چاہے حد میعاد کے اندر ہو - دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت سرکاری گزٹ میں اشاعت سے پہلے اخبار میں - بعد میں سرکاری گزٹ میں اشاعت کے بعد اشاعت - دفعہ (1) 6 کے تحت اعلان کی حد میعاد کا حساب لگانے کے لیے متعلقہ تاریخ - منعقد، دفعہ (1) 6 کے تحت نوٹیفکیشن مقررہ مدت کے اندر کیا جاتا ہے - نوٹیفکیشن کی اشاعت سرکاری گزٹ میں دفعہ (1) 4 کے تحت زمین کے حصول کی شرط ہونے کی وجہ سے، اس کے بعد کی اشاعت کی تاریخ دفعہ (1) 6 کے تحت اعلان کے لیے حد میعاد کے حساب کے لیے متعلقہ تاریخ ہے۔

آئین ہند 1950 - آرٹیکل 226 - حصول اراضی کی کارروائی - ہاؤسنگ اسکیم کے حصول - کارروائی کو چیلنج کرنے والی تحریری رخواستیں دائر کرنے میں تاخیر - منعقد ہوا، عدالت کو تاخیر کی بنیاد پر درخواستوں پر غور نہ کرنے کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اس سے ان افراد کے لیے سنگین جانبداری پیدا ہونے کا امکان ہے جن کے فائدے کے لیے اسکیم تیار کی گئی تھی اور علاقے کی منصوبہ بند ترقی میں - غفلت۔

اس اپیل میں، سرکاری گزٹ میں دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے تقریباً دو سال بعد، عدالت عالیہ کے سامنے تحریری درخواست کے ذریعے حصول اراضی کی کارروائی کو چیلنج کیا گیا۔ عدالت عالیہ کے واحد جج نے تحریری درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے اپیلوں کی اجازت دی اور حصول کی کارروائی کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ جون 1992 سے پہلے اخبارات میں نوٹسوں کی اشاعت، ایکٹ کے دفعہ (1) 4 کے تحت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ، دفعہ (1) 6 کے تحت کیے گئے اعلان کے لیے حد میعاد کا تعین کرنے کے مقصد سے نہیں سمجھی جا سکتی؛ اور یہ کہ چونکہ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت کی آخری تاریخ 19.5.1993 تھی اور چونکہ دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن

24.5.1994 پر سرکاری گزٹ میں شائع ہوا تھا، لہذا وہ ایک سال کی مدت سے باہر تھا اور لہذا اس کے بعد کی تمام کارروائیاں کالعدم تھیں۔

اس عدالت میں اپیل میں، جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ دفعہ (1)6 کے تحت اعلان کرنے کے مقصد سے ایک سال کی حد میعاد کا حساب لگانے کے لیے مارچ/اپریل 1990 میں روزنامہ اخبار میں شائع ہونے والے نوٹسوں پر غور کرنا ضروری ہے، اور اس کے بعد 17/19.5.1993 پر نوٹسوں کی اشاعت کو نظر انداز کرنا ضروری تھا۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ تحریری درخواستیں دائر کرنے میں خامیوں کی بنیاد پر عدالت کو اسے مسترد کر دینا چاہیے تھا۔

اپیلوں کو نمٹانا، عدالت

منعقد: 1.1 عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کو حصول اراضی کے قانون، 1894 کی دفعات 4 اور 6 کے پیش نظر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ دفعہ (1)6 کے تحت اعلامیہ ایکٹ کی دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر کیا جانا ہے۔ دفعہ (1)6 کا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد اس طرح کے اعلامیے کو سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کیا جا سکا۔ اس اعلان کے لیے ایک سال کی وقت کی حد مقرر کی گئی ہے کہ ایسی حکومت کے سیکرٹری یا مجاز افسر کے دستخط کے تحت کسی عوامی مقصد کے لیے زمین کی ضرورت ہے۔ (518-ای، ایف)

ایس ایچ رنگپا بنام ریاست کرناٹک اور این آر، (2002) 1 ایس سی سی 538؛ خدم حسین بنام ریاست یوپی اور دیگر، (1976) 1 ایس سی سی 843 اور سری نواس کھٹوڈ بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، 12002) 1 ایس سی سی 689، پر انحصار کیا۔

1.2. فوری صورت میں، غور کے لیے متعلقہ تاریخیں 17/19.5.1993 ہوں گی جب دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کا مواد مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا تھا اور 17.5.1994 جس تاریخ کو دفعہ 6 کے تحت اعلان کیا گیا تھا۔ اس تاریخ 24.5.1994 پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب اس طرح کا اعلان سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ (1)6 کے تحت نوٹیفکیشن مقررہ مدت کے اندر کیا جاتا ہے۔ لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے متعلقہ تاریخ 24.5.1994 کو حصول اراضی کی کارروائی کو صفر پر قائم کرنے کے لیے منظور کردہ متنازعہ حکم کو جائز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ (518-جی، ایچ)

2.1. یہ دلیل کہ مارچ/اپریل 1990 میں روزنامہ اخبارات میں شائع ہونے والے نوٹسوں کو دفعہ (1)6 کے تحت اعلان کرنے کے مقصد سے ایک سال کی حد کی مدت کا حساب لگانے کے لیے مدنظر رکھنا ضروری تھا اور اس کے بعد نوٹسوں کی اشاعت کو نظر انداز کرنا ضروری تھا، عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے۔ زمینوں کے حصول کے مقصد کے لیے سرکاری گزٹ میں دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت لازمی ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے زمین حاصل کرنے کے فیصلے کو سرکاری گزٹ میں مطلع نہیں کیا جاتا ہے تو مذکورہ فیصلے کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت زمین کے حصول کے لیے ایک شرط ہونے کی وجہ سے، ایک سال کی حد کی مدت کو شمار کرنے کے لیے مذکورہ تاریخ کو مدنظر رکھنا ضروری ہے اور اخبارات

میں نوٹسوں کی سابقہ اشاعت کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نظر انداز کر دیا تھا۔(519-سی-جی)

کلکٹر (ضلعی مجسٹریٹ)، الہ آباد اور دیگر بنام راجہ رام جیسوال، (1985) 3 ایس سی سی 1 اور ریاست ہریانہ اور دیگر بنام رگھوبیر دیال، (1995) 1 ایس سی سی 133، حوالہ دیا گیا۔

2.2. دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن پہلی بار جون 1992 میں سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مواد نومبر 1992 میں نمایاں مقامات پر شائع ہوا اور بعد میں اسے مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا۔ اشاعت کے اس سلسلے پر غور کرتے ہوئے، چاہے کچھ تاخیر ہو، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اس بنیاد پر دفعہ 4 کے تحت حصول اراضی کی کارروائی کو الگ کرنے کی ضرورت ہے۔(520-بی)

ریاست ہریانہ اور دیگر بنام رگھوبیر دیال اور او آر ایس۔(1995) 1 ایس سی سی 133، نے انحصار کیا،

3. فوری معاملے میں، دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن سرکاری گزٹ میں 24.5.1994 پر شائع کیا گیا تھا۔ تحریری درخواستیں عملی طور پر دو سال بعد دائر کی جاتی ہیں۔ ایسے معاملے میں جہاں عوامی مقصد کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بھی اربن ڈویلپمنٹ ایکٹ کے تحت بنائی گئی اسکیم کے لیے، عدالت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے تھا کہ تاخیر کی بنیاد پر اس کی تفریح نہ کی جائے کیونکہ اس سے ان افراد کے لیے سنگین جانبداری پیدا ہونے کا امکان ہے جن کے فائدے کے لیے اربن ڈویلپمنٹ ایکٹ کے تحت ہاؤسنگ اسکیم بنائی گئی ہے اور علاقے کی منصوبہ بند ترقی میں بھی۔(519-سی-ای)

ریلائنس پیٹرولیم لمیٹڈ بنام اور چند پوپٹ لال سماریا اور دیگران بنام، (1996) 4 ایس سی سی 579 اور ہری سنگھ اور دیگران بنام ریاست یوپی اور دیگر، (1984) 3 ایس سی آر 417، جس کا حوالہ دیا گیا ہے

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1999 کی دیوانی اپیل نمبر 4065۔

راجستھان عدالت عالیہ کے 1997 کے D.B.C.S.ANo. 204 کے فیصلے اور حکم سے۔

CA نمبر۔ 4066-4104، 4106-4118/99، 858، 2603، 2000/4344، 2410، 2001/5263، 6060، 6055، 6059، 6057، 6062، 6056، 6058، 6061 اور 2002/6054۔

آر پی بھٹ، وجے کے مہتا، اٹل وائی چترالے، سنجیو سین، رویکیش کے سنہا، مسز سچترا اے چیتلے، راجندر سنگھوی، ستیش کے اگنیہوتری، محترمہ کے وی بھارتی اپادھیائے، رنجی تھامس، جے ایم راؤ، انیل متل، محترمہ شیلا گوئل، پرکاش شریواستو اور محترمہ سندھیا گوسوامی موجود فریقوں کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس: خصوصی اجازت کی درخواستوں میں اجازت دی گئی۔

حصول اراضی کے قانون، 1894 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن ریاست راجستھان کی طرف سے 21 فروری 1990 کو تحصیل گروا، ضلع ادے پور میں واقع تقریباً 4800 بیگھا زمین کے حصول کے لیے بنایا گیا تھا کیونکہ اربن امپرووومنٹ ٹرسٹ، ادے پور (جسے اس کے بعد 'امپرووومنٹ ٹرسٹ' کہا گیا ہے) کی طرف سے

عوامی مقصد یعنی ادے پور بھوانا ایکسٹینشن اسکیم، ادے پور کے لیے اس کی ضرورت تھی۔ امپروومنٹ ٹرسٹ کی بھوانا ایکسٹینشن اسکیم ایک رہائشی اسکیم ہے جو مطلع شدہ زمین کی منصوبہ بند ترقی اور استعمال کے مقصد کو پورا کرتی ہے۔ امپروومنٹ ٹرسٹ، ادے پور کا قیام راجستھان اربن ڈیولپمنٹ ایکٹ، 1959 کی دفعات کے تحت شہر کے شہری علاقے کی بہتری اور توسیع وغیرہ کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ اس میں اسکیم پر عمل درآمد کے لیے ضروری کسی بھی زمین یا دیگر جائیداد کے حصول کا التزام ہے۔

سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن شائع ہونے سے پہلے، گرام پنچایت بھوانا نے 21 فروری 1990 کے نوٹیفکیشن کو چیلنج کرتے ہوئے 1991 دیوانی تحریری درخواست نمبر 2255 20.5.1991 پر دائر کی۔ مذکورہ معاملے میں، تحریری درخواست گزار نے اس اثر کے لیے عبوری دادرسی درخواست کی کہ امپروومنٹ ٹرسٹ بھوانا گاؤں کی 2661، 2691 اور 2835 نمبر خسرا کی زمین میں سے کسی بھی شخص کو کوئی الاٹمنٹ نہ کرے اور نوٹیفکیشن کو کالعدم قرار دیا جائے۔ عدالت عالیہ نے تحریری درخواست میں درج ذیل عبوری حکم منظور کیا:

"نوٹس جاری کریں۔

اس دوران زیر بحث زمین کے حوالے سے آج جو صورتحال موجود ہے اسے برقرار رکھا جائے گا۔"

اس تحریری درخواست کو جب 28.10.1994 پر سماعت کے لیے پیش کیا گیا تو اسے پر زور نہیں دیا گیا اور اسے واپس لیے جانے کی وجہ سے مسترد کر دیا گیا۔

ان معاملات میں درج ذیل متعلقہ تاریخیں ہیں جن پر عرضیاں کی جاتی ہیں:

مذکورہ تحریری دخواست کی سماعت زیر التواء، نوٹیفکیشن جو 21 فروری 1990 کو تیار کیا گیا تھا، 31 مارچ 1990 اور 1 اپریل 1990 کو روزنامہ اخبارات میں شائع ہوا۔

- 4.6.1992 پر دفعہ (1)4 کے تحت نوٹیفکیشن تاریخ 21.2.1990 سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔
- 13.11.1992 پر، ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت مذکورہ نوٹیفکیشن کا مواد نمایاں مقامات پر لگایا گیا تھا۔
- 17 / 19.5.1993 پر، مذکورہ نوٹیفکیشن کا مواد مقامی اخبارات میں شائع ہوا۔
- 17.5.1994 پر، دفعہ (1)6 کے تحت اعلان کیا گیا تھا۔
- 24.5.1994 پر، دفعہ (1)6 کے تحت کیا گیا مذکورہ اعلامیہ سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا۔
- 9 / 10.10.1994 پر، دفعہ (1)6 کے تحت اعلامیہ مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا تھا۔

اس کے بعد کچھ معاملات میں ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت ایوارڈز دیے گئے اور کچھ معاملات میں ایوارڈز دینے کی کارروائی ختم ہوگئی لیکن ایوارڈز منظور نہیں کیے گئے۔ اس دوران، تمام 43 تحریری درخواستیں دائر کی گئیں، جن میں سے 11 سال 1995 میں، 30 سال 1996 میں اور 2 سال 1997 میں حصول کی کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے دائر کی گئیں۔ دیگر اراضی مالکان کی بڑی تعداد نے حصول اراضی کی کارروائی کو چیلنج نہیں کیا ہے۔

واحد جج نے 1996 وغیرہ کے ایس بی سی ڈبلیو پی نمبر 469 میں اپنے فیصلے اور حکم کے ذریعے تمام تحریری

درخواستوں کو مسترد کر دیا۔ اس فیصلے اور حکم کے خلاف، 1997 دیوانی خصوصی اپیل وغیرہ کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے سامنے پیش کیا گیا۔ عدالت عالیہ نے 6 مارچ 1998 کے متنازعہ فیصلے اور حکم نامے کے ذریعے اپیلوں کی اجازت دی اور ایوارڈز وغیرہ سمیت حصول کی کارروائی کو اس وضاحت کے ساتھ کالعدم قرار دے دیا کہ فیصلے سے کسی دوسرے شخص کو کوئی فائدہ نہیں ملے گا جو عدالت کے سامنے فریق نہیں تھا۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ 4.6.1992 سے پہلے اخبارات میں نوٹسوں کی اشاعت، جو کہ ایکٹ کے دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ ہے، پر دفعہ (1) 6 کے تحت کیے گئے اعلان کے لیے حد میعاد کا تعین کرنے کے مقصد سے غور نہیں کیا جا سکتا۔ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت کی آخری تاریخ 19.5.1993 تھی اور چونکہ دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن سرکاری گزٹ میں 24.5.1994 پر شائع کیا گیا تھا، لہذا یہ ایک سال کی مدت سے آگے تھا اور لہذا اس کے بعد کی تمام کارروائیاں کالعدم تھیں۔

مذکورہ بالا نتیجہ ایکٹ کی دفعات 4 اور 6 کے ساتھ ساتھ ایس ایچ رنگپا بنام ریاست کرناٹک اور این آر، (2002) 1 ایس سی سی 538 اور خدم حسین بنام ریاست یو پی اور دیگر، (1976) 1 ایس سی سی 843 میں اس عدالت کے ذریعے دیے گئے فیصلے کے پیش نظر برقرار نہیں رہ سکتا۔

ہم سب سے پہلے ایکٹ کے دفعہ (1) 4 کے متعلقہ اجزاء کا حوالہ دیں گے، جو کہ درج ذیل ہیں:

جب بھی مناسب حکومت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی علاقے میں زمین کی ضرورت ہے یا عوامی مقصد یا کمپنی کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے۔

(1) اس سلسلے میں نوٹیفکیشن سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا؛ اور

(2) اسے بھی شائع کرنا ضروری ہے

(a) اس علاقے میں گردش کرنے والے دو روزنامہ اخبارات، اور

(b) کلکٹر کو محلے میں آسان جگہوں پر اس طرح کے نوٹیفکیشن کے مواد کی عوامی اطلاع دینا ضروری ہے۔

(3) اس طرح کی اشاعت کی آخری تاریخ اور اس طرح کا عوامی نوٹس دینے کو "نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ" سمجھا جاتا ہے۔

حکومت کی طرف سے بنائے گئے یا تیار کردہ نوٹیفکیشن کی اشاعت اس وقت تک اثر انداز نہیں ہوگی جب تک کہ اسے سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کیا جاتا۔ دفعہ 4 کا وہ حصہ لازمی ہے اور حصول اراضی کی کارروائی شروع کرنے کے لیے ایک شرط ہے۔

اس کے برعکس، دفعہ 6 میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب مناسب حکومت دفعہ 5اے (2) کے تحت بنائی گئی رپورٹ، اگر کوئی ہو، پر غور کرنے کے بعد مطمئن ہو کہ زمین کسی عوامی مقصد کے لیے یا کسی کمپنی کے لیے درکار ہے۔

(1) اس سلسلے میں اعلامیہ ایسی حکومت کے سیکرٹری یا اس کے حکم کی تصدیق کرنے کے مجاز کسی افسر کے دستخطوں کے تحت کیا جائے گا؛ اور،

(2) ایکٹ کی دفعہ (1) 4 کے تحت ایک ہی نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی کسی بھی زمین کے مختلف حصوں کے حوالے سے وقتاً فوقتاً مختلف اعلانات کیے جا سکتے ہیں۔

(3) مزید برآں، مذکورہ دفعہ کی پہلی شق کے تحت، یہ دیگر باتوں کے ساتھ فقرہ کی گئی ہے کہ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے تحت آنے والی کسی خاص زمین کے حوالے سے کوئی اعلان "نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ" سے ایک سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد نہیں کیا جائے گا۔

اس کے بعد دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ اس طرح کے ہر اعلامیے کو سرکاری گزٹ میں اور علاقے میں گردش کرنے والے دو روز نامہ اخبارات میں شائع کرنا ضروری ہے اور کلکٹر کو بھی اس طرح کے اعلامیے کے مواد کا عوامی نوٹس مذکورہ علاقے میں آسان مقامات پر دینا ضروری ہے۔

دفعہ (1) 4 اور (1) 6 میں استعمال ہونے والے مختلف فقروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دفعہ (1) 4 کے تحت سرکاری گزٹ میں اشاعت زمین کے حصول کے لیے ایک شرط ہے۔

اس کے برعکس، دفعہ (1) 6 میں کہا گیا ہے کہ اگر مناسب حکومت مطمئن ہو کہ کسی عوامی مقصد کے لیے یا کسی کمپنی کے لیے کسی مخصوص زمین کی ضرورت ہے، تو اس سلسلے میں ایسی حکومت کے سکریٹری یا اس کے حکم کی تصدیق کرنے کے لیے مجاز کسی افسر کے دستخط کے تحت اعلامیہ کیا جانا چاہیے۔ مزید یہ کہ اس طرح کا اعلان ایکٹ کی دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر کیا جانا ہے۔ لہذا دفعہ (1) 6 کا یہ تقاضہ نہیں ہے کہ دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کی تاریخ سے ایک سال کی میعاد تاریخ انقضا ہونے کے بعد اس طرح کا اعلامیہ سرکاری گزٹ میں شائع نہیں کیا جا سکا۔ اس اعلان کے لیے ایک سال کی وقت کی حد مقرر کی گئی ہے کہ ایسی حکومت کے سیکرٹری یا مجاز افسر کے دستخط کے تحت کسی عوامی مقصد کے لیے زمین کی ضرورت ہے۔

معاملے کے اس تناظر میں، موجودہ معاملے میں، غور کے لیے متعلقہ تاریخیں 17/19.5.1993 ہوں گی جب دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کا مواد مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا تھا اور 17.5.1994 جس تاریخ کو دفعہ 6 کے تحت اعلان کیا گیا تھا۔ اس تاریخ 24.5.1994 پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے جب اس طرح کا اعلان سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ (1) 6 کے تحت نوٹیفکیشن مقررہ مدت کے اندر کیا جاتا ہے۔ لہذا عدالت عالیہ کی طرف سے متعلقہ تاریخ کو 24.5.1994 کے طور پر زیر غور حصول اراضی کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کا متنازعہ حکم جائز نہیں ہو سکتا۔

مزید برآں، مذکورہ سوال کا اختتام ایس ایچ رنگپا کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت کے تین جج بنچ کے فیصلے سے ہوتا ہے، جس میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (2) کسی بھی وقت کی حد کا تعین نہیں کرتی ہے جس کے اندر دفعہ (1) 6 کے تحت کیا گیا اعلان سرکاری گزٹ میں شائع کیا جانا ہے۔ وقت کی مدت کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت کے ایک سال کے اندر ہے۔ دفعہ 4 صرف اس اعلان کے لیے ہے جو ایکٹ کے دفعہ (1) 6 کے تحت کیا جانا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے عدالت نے خدم حسین کے مقدمہ (اوپر) میں پہلے کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ سری نواس رام ناتھ کھٹوڈ بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (2002)

1 ایس سی سی 689 کے معاملے میں بھی یہی نظریہ لیا گیا ہے۔

جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب آر پی بھٹ نے کہا کہ 31 مارچ 1990 اور یکم اپریل 1990 کو روز نامہ اخبارات میں شائع ہونے والے نوٹسوں کو دفعہ 6 کے تحت اعلان کرنے کے مقصد کے لیے ایک سال کی مدت کا حساب لگانے کے لیے غور میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ ان دلیل ہے کہ نوٹس مارچ/اپریل 1990 میں روز نامہ اخبارات میں شائع کیے گئے تھے اور اس لیے 17/19.5.1993 پر اخبارات میں دوبارہ نوٹس شائع کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ لہذا بعد میں نوٹسوں کی اشاعت کو نظر انداز کرنے کی ضرورت ہے۔

ہمارے خیال میں، مذکورہ بالا عرض کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر مسترد کر دیا ہے۔ یہ بتانا ہوگا کہ زمینوں کے حصول کے مقصد کے لیے سرکاری گزٹ میں دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت لازمی ہے۔ اگر حکومت کی طرف سے زمین حاصل کرنے کے فیصلے کو سرکاری گزٹ میں مطلع نہیں کیا جاتا ہے تو مذکورہ فیصلے کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، ایکٹ کا دفعہ 4 یہ حکم دیتا ہے کہ جب بھی مناسب حکومت کو یہ معلوم ہو کہ کسی علاقے میں زمین کی ضرورت ہے یا کسی عوامی مقصد یا کمپنی کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے، تو اس سلسلے میں ایک نوٹیفکیشن سرکاری گزٹ میں شائع کیا جائے گا اور دفعہ (1) 4 کے تحت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کی اشاعت کے بعد حصول کا عمل شروع ہو جائے گا۔ ری: کلکٹر (ضلعی مجسٹریٹ)، الہ آباد اور دیگر بنام راجہ رام جیسوال، (1985) 3 ایس سی سی 1 اور ریاست ہریانہ اور دیگر بنام رگھوبیر دیال، (1995) 1 ایس سی سی 133۔ لہذا، دفعہ (1) 4 کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت زمین کے حصول کے لیے ایک شرط ہونے کی وجہ سے، کہا گیا ہے کہ ایک سال کی مدت کو شمار کرنے کے لیے تاریخ کو مدنظر رکھنا ضروری ہے اور اخبارات میں نوٹسوں کی پچھلی اشاعت کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نظر انداز کر دیا تھا۔

فاضل وکیل، مسٹر بھٹ کی طرف سے یہ بھی دلیل دی گئی ہے کہ مقامی اخبارات میں دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن کے مواد کی اشاعت کی تاریخ 17 یا 19 مئی کو لیتے ہوئے، اس کی اشاعت میں تاخیر ہوتی ہے۔ اس لیے بھی حصول اراضی کی کارروائی کو منسوخ کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ واضح ہے کہ دفعہ 4 کے تحت نوٹیفکیشن پہلی بار جون 1992 میں سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد مواد نومبر 1992 میں نمایاں مقامات پر شائع ہوا اور اس کے بعد اسے مقامی اخبارات میں شائع کیا گیا۔ اشاعت کے اس سلسلے پر غور کرتے ہوئے، چاہے کچھ تاخیر ہو، اس کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اس بنیاد پر دفعہ 4 کے تحت حصول اراضی کی کارروائی کو الگ کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کے نقطہ نظر کا اظہار اس عدالت نے ریاست ہریانہ اور دیگر بنام رگھوبیر دیال اور دیگر، (1995) 1 ایس سی سی 133 پیرا 7 میں کیا ہے۔

مزید برآں، اپیل کنندہ کے وکیل نے صحیح طور پر پیش کیا کہ تحریری درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر اور تاخیر کی بنیاد پر عدالت کو اسے مسترد کر دینا چاہیے تھا۔ موجودہ معاملے میں، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن سرکاری گزٹ میں 24.5.1994 پر شائع کیا گیا تھا۔ تحریری درخواستیں عملی طور پر دو سال بعد دائر کی جاتی ہیں۔ ایسے معاملے میں جہاں عوامی

مقصد کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بھی اربن ڈویلپمنٹ ایکٹ کے تحت بنائی گئی اسکیم کے لیے، عدالت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے تھا کہ تاخیر کی بنیاد پر اس کی تفریح نہ کی جائے کیونکہ اس سے ان افراد کے لیے سنگین جانبداری پیدا ہونے کا امکان ہے جن کے فائدے کے لیے اربن ڈویلپمنٹ ایکٹ کے تحت ہاؤسنگ اسکیم بنائی گئی ہے اور علاقے کی منصوبہ بند ترقی میں بھی۔ اس نکتے پر قانون اچھی طرح طے شدہ ہے۔ ری۔ ریلائنس پیٹرولیم لمیٹڈ بنام زویر چند پوپت لال سماریا اور دیگران (1996)4 ایس سی سی 579 اور ہری سنگھ اور دیگران بنام ریاست یوپی اور دیگر، (1984)3 ایس سی آر 417۔

اس کے نتیجے میں اربن امپروومنٹ ٹرسٹ کی طرف سے دائر اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ ڈی بی دیوانی خصوصی اپیل نمبر 277/97-270 وغیرہ میں عدالت عالیہ کی طرف سے اپیلوں کی اجازت دینے اور حصول اراضی کی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے متنازعہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔ فاضل واحد جج کے ذریعے منظور کردہ فیصلے اور حکم کو بحال کیا جاتا ہے۔

جے کے ادے پور ادیوگ لمیٹڈ کی طرف سے دائر دیوانی اپیل نمبر 5263/2001 کو بھی مسترد کر دیا گیا ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں ہوگا۔

کے۔ کے۔ ٹی۔

اپیلوں کو نمٹا دیا گیا۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document